https://ataunnabi.blogspot.com/

میرا قبول اسلام

اور

مرزا قادیانی ایک جعلی حکیم خطرہ جان

مصنف۔ عرفان محمود برق (سابق قادیانی)

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرفان محمود برق (نومسلم، سابق قادیانی)

میرا قبول اسلام

ماہنامہ ''کنزالایمان'' کے لئے خصوصی ایمان افروز اور چشم کشا تحریر

جناب عرفان محمود برق صاحب جو روزنامہ تبصرہ کے ایڈیٹر بھی ہیں، چند سال قبل انہوں نے اور ان کے خاندان کے کئی افراد نے پوری تحقیق اور مطالعہ کے بعد قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرلیا۔ ان کی زندگی قادیانیت کے کفریہ و باطل عقائد کی نقاب کشائی اور عقیدۂ ختم نبوت ﷺ کے فروغ و بلاغ کے لئے وقف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مسلمان علماء و زعماء اور محققین نے قادیانیت اور مرزا قادیانی کے بارے میں جو کچھ لکھا، انہوں نے حقیقتاً انہیں اس سے زیادہ کاذب اور زندیق پایا کیونکہ ان کے پاس قادیانی ذریت کی اصل کتابیں موجود ہیں۔ آیئے گھر کے اس بھیدی کی زبانی قادیانی فتنے سے آگاہی حاصل کریں۔

(ادارہ)

میرا قبول اسلام:

میری حیات مستعار میں ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے کہ جب میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں ایک مضمون قلم بند کیا تھا۔ مرزا قادیانی سے میری عقیدت کیشی کسی علمی سطح یا حقیقت شناسی کی بناء پر نہ تھی بلکہ محض وراثت کی ایک اندھی تقلید تھی۔ جس نے میری نگاہوں سے تصویر کے دوسرے رخ کو مکمل طور پر چھپا رکھا تھا۔

اُس دور میں مسلمانوں کے عوامی حلقوں سے اکثر یہ باتیں میرے کانوں سے ہوتی ہوئیں آئینہ ذہن سے جا ٹکراتیں کہ مرزا قادیانی ایک بد سیرت جھوٹا مدعی نبوت تھا جس کی ساری زندگی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کی دلدلوں میں پھنسی ہوئی تھی۔ لیکن ان گوش گزاریوں کو میں فراموشیوں کے سپرد کرنا ہی لازم سمجھتا تھا۔ کیونکہ میرے نزدیک اس طرح کے معترضین کے اعتراضات زیادہ تر بے بنیاد اور بلا دلیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتے تھے اور اگر کوئی دلیل دی بھی جاتی تو اُن قادیانی کتب سے جن کے نام ہی میں پہلی دفعہ سنتا تھا اس لئے یہ باتیں میری عدم توجہ کا باعث بنتیں۔ تاہم اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ میں نے ایک روز انتہائی سوچ و بچار کے بعد نگاہِ منصفانہ سے تحقیق کا دامن پکڑنے کا فیصلہ کیا اور اُن کتابوں کی تلاش شروع کر دی جن سے معترضین مرزا قادیانی کے کردار اور اس کی تحریرات پر اعتراضات کرتے تھے۔ ان کتابوں میں مرزا قادیانی کی اپنی اور اس کے مریدوں کی کتابیں شامل تھیں۔

آخر ایک مدت کی جاں فشانیوں اور عرق ریزیوں کے بعد میں چند کتابیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر خالی الذہن ہو کر مع سیاق وسباق اُن کتب کا مطالعہ کیا گیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ فی الحقیقت اُن کتب کی تحریرات سے یہی عیاں ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی انگریز کا لے پالک اور جھوٹا مدعی نبوت تھا جس کی شخصیت چالبازیوں، دھوکا دہیوں، سیاہ کاریوں اور بہت سی منفی عادات کی گرد سے اٹی ہوئی تھی۔ میں جیسے جیسے مبداء فیاض کی ذرہ نوازیوں سے ان حقائق سے آگاہ ہوتا گیا ویسے ویسے مرزا قادیانی سے میری چاہت و رغبت کے تمام بخیے اُدھڑتے چلے گئے اور آخر ایک دن کچے دھاگے کی طرح ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گئے۔

میری گلشن اسلام میں داخل ہونے کی ایک بڑی وجہ میرے وہ خواب بھی تھے۔ جو میری دلچسپی کے لئے چراغ راہ ثابت ہوئے۔ خاص طور پر ایک خواب تو مجھے اس دور میں آیا جب میں تیرہ چودہ برس کا تھا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ

> حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہمارے محلے میں تشریف لائے ہیں۔ آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ حضور ﷺ اپنے دست مبارک میں پھلوں کا ایک طشت اٹھائے ہوئے بعض گھروں میں پھل بانٹ رہے ہیں۔ لیکن جب آپ ﷺ ہماری گلی میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ تو پھل بانٹتے بانٹتے ایک قادیانیوں کے گھر سے پچھلے گھر کے پاس ہی رک جاتے ہیں اور آگے نہیں بڑھتے۔ میں اپنے گھر کے دروازے میں کھڑا یہ دیکھ کر یک لخت پریشان ہو جاتا ہوں کہ حضور رحمت عالم ﷺ آگے کیوں نہیں تشریف لا رہے؟ پھر جیسے ہی آپ ﷺ اپنی نظر رحمت سے میری طرف دیکھ کر تبسم فرماتے ہیں اور واپس مڑ جاتے ہیں تب ساری بات میری سمجھ میں آ جاتی ہے اور میری ساری پریشانی فوراً چھٹ جاتی ہے اور میں خوش ہو جاتا ہوں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

دوسرا خواب میں نے اس وقت دیکھا جب میں قادیانیت کے متعلق کافی تحقیق کر چکا تھا اور اسے بہت حد تک جھوٹا گردان چکا تھا۔ اس خواب میں میں نے دیکھا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک بہت بڑا چٹیل میدان ہے۔سورج کی آتشی کرنوں سے زمین کا سینہ بہت تپ چکا ہے۔مجھ سے کچھ فاصلے پر آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ روشن ہے جو مزید گرمی کا باعث بن رہا ہے۔اتنے میں ایک خوفناک قسم کا فرشتہ قادیانیوں کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کو اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے میری طرف آتا ہے اور اپنے دائیں ہاتھ سے میری بھی کلائی پکڑ کر اُس آگ کی جانب دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔میں اُس سے اپنی کلائی چھڑانے کی بہت کوشش کرتا ہوں۔لیکن وہ نہیں چھوڑتا اور آگ کی طرف بھاگتا چلا جاتا ہے۔جیسے جیسے ہمارے اور اُس آگ کے درمیان فاصلہ سمٹتا جاتا ہے ویسے ویسے گرمی کی شدت بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔آخر وہ فرشتہ یک لخت مجھے چھوڑ دیتا ہے اور میں قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر گر جاتا ہوں۔گرنے کے فوراً بعد میں جیسے ہی سر اٹھا کر اُس فرشتے کی جانب دیکھتا ہوں تو وہ الاؤ کے بہت قریب پہنچ کر مرزا قادیانی کو اُس میں پھینک دیتا ہے۔آگ بھوکے شیر کی طرح مرزا قادیانی پر جھپٹتی ہے اور اسے اپنے اندر گہرائی میں لے جاتی ہے۔اس کے ساتھ ہی میرے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلتی ہے اور میں گھبرا کر اُٹھ جاتا ہوں۔میرا سارا جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے۔بیدار ہونے کے فوراً بعد میں نے بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے قادیانیت پر مکمل لعنت بھیجی اور اسلام قبول کر لیا۔الحمدللہ۔

میرے قبول اسلام کے بعد جو مخالفت کی تیز و تند آندھیاں چلیں اور ایمان کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جانے والے سیلاب آئے ان میں حائل اگر خدائے لم یزل کی عطا کردہ ثابت قدمی اور حضور رحمتِ عالمیان ﷺ کی نگاہ فیضان نہ ہوتی تو یقیناً ایسی پیش آمدہ چیرہ دستیوں سے میرا ایمان چراغِ سحری کی طرح ٹمٹمانے کے بعد کبھی کا گل ہو چکا ہوتا۔

میرے اسلام قبول کرنے کی خبر قادیانیوں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔انھیں میرا قبول اسلام نہایت گراں گزرا۔اس مسئلے کے فوری حل کے لئے انہوں نے اپنے لاہور کے سب سے بڑے سینٹر اور عبادت خانے دارالذکر میں اپنے جماعتی عہدے داران، مربیوں (قادیانی پنڈتوں) اور ہمارے گھر کے بعض ذمہ دار افراد کا اجلاس طلب کیا۔اس اجلاس میں مختلف قادیانی پنڈتوں کی ڈیوٹی لگا دی گئی کہ انہوں نے ہر روز مجھے میرے گھر میں جا کر اس بات کا درس دینا ہے کہ اس دنیا میں صرف قادیانیت ہی ایک سچا مذہب ہے اور مسلمانوں والا اسلام نہایت لعنتی ہے۔(نعوذ باللہ) اس اجلاس میں جماعتی عہدے داران نے میرے باپ اور بھائیوں کو بھی خوب ملامت کی کہ ان سے ایک بچہ نہیں سنبھالا گیا۔اگر اس کے بگڑتے ہوئے عقائد کو اپنے رعب کے پہیے تلے کچل دیا ہوتا تو اس کی کیا جرأت تھی کہ وہ غیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احمدیت (اسلام) قبول کرتا۔ لہٰذا میرے باپ اور بھائیوں کی سزا یہ تجویز کی گئی کہ انہیں اب ہر صورت میں مجھے قادیانیت کے اندھے کنوئیں میں دوبارہ دھکیلنا ہے۔ چاہے اس سلسلے میں انھیں سخت سے سخت اقدامات کرنے پڑیں یا بڑی سے بڑی لالچ بھی دینی پڑے تو کوئی پرواہ نہیں۔ اجلاس کے فوراً بعد قادیانی پنڈتوں اور ہمارے گھر والوں نے اپنے مشن کا آغاز کر دیا۔ اب ہر روز ہمارے گھر میں کوئی نہ کوئی قادیانی پنڈت آتا اور مجھے سمجھانے کی سرتوڑ کوششیں کرتا کہ قادیانیت ایک زندہ مذہب ہے جس کا نام اسلام ہے اور مسلمانوں والا اسلام ایک مردہ اسلام ہے۔ اب جس نے نجات کا لباس پہننا ہے وہ پہلے مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول مانے تب اسے جنت ملے گی وگرنہ وہ کافر اور جہنمی ہی رہے گا۔ مجھ سے جہاں تک ممکن ہوتا قادیانی پنڈت کو اس کی خرافات کا جواب دیتا اور وہ کوئی بات بنتی نہ دیکھ کر واپس چلا جاتا۔

ایک طرف قادیانی پنڈت میرے ایمان کے ننھے پھولوں کو مسلنے کی کوششوں میں مصروف تھے تو دوسری طرف ہمارے گھر والوں کے بدلتے رویے بپھری ہوئی آندھیاں بن کر میرے دل میں روشن ختم نبوت کے چراغ کو گل کرنے کی کوششوں میں سرگرم عمل تھے۔ اس سلسلے میں کبھی تشدد کے حربے استعمال کئے جاتے تو کبھی لالچ کے ہتھیاروں سے کام لیا جاتا، کبھی بائیکاٹ کا خوف دلایا جاتا۔ کبھی جائیداد سے عاق کرنے کی دھمکیاں دی جاتیں۔ لیکن اللہ رب العزت کی عطا کردہ ثابت قدمی کے پہاڑ کے آگے ان ارتدادی آندھیوں کا کوئی زور نہ چلتا اور میرا ایمان مزید قوی ہوتا جاتا۔

وہ فکر جس کے باعث میرے ماتھے پر تشویش کی سلوٹیں پڑتیں اور میں راتوں کو بے چینی سے کروٹیں بدلتا وہ یہ تھی کہ کسی طرح ہمارے گھر والے خصوصاً میری زندگی کی سب سے عظیم ہستی میری پیاری ماں اسلام کے مہکتے گلستان میں داخل ہو جائے اور جہنم کے بھڑکتے شعلوں سے بچ جائے۔ لہٰذا میں نے ہمت کر کے سب سے پہلے اپنی پیاری ماں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی ایک تو وہ پہلے ہی مجھ سے ناراض تھیں اور دوسرا اس دعوت کی وجہ سے مزید ناراض ہو گئیں۔ لیکن میں نے ہمت جاری رکھی اور انھیں قادیانیوں کی کتابوں میں چھپے کفریہ عقائد سے آگاہ کرتا گیا جن میں مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ، اس کی بیہودہ گوئیوں کی وحی اللہ، اس کی فضول باتوں کو حدیث نبوی، اس کی غلیظ حرکتوں کو سنت رسول، اس کی فاحشہ بیویوں کو امہات المومنین اس کے گمراہ خاندان کو اہل بیت، اس کے بدکار ساتھیوں کو صحابہ کرام، اس کے درندہ صفت خلفاء کو خلفائے راشدین، اس کے گندے شہر (قادیان) کو مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے بھی افضل لکھا گیا تھا۔ (نعوذ باللہ) اس تبلیغ کا اثر میری پیاری ماں پر یہ ہوا کہ خدا کی رحمت سے وہ رفتہ رفتہ سمجھتی گئیں کہ قادیانیت اسلام کے خلاف کتنا بڑا فراڈ ہے۔ آخر انہوں نے میرے ہاتھ پر پوشیدہ طور پر اسلام قبول کر لیا اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیج دی۔ الحمدللہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبولِ اسلام کے کچھ عرصہ بعد انھوں نے ایک خواب دیکھا کہ

وہ اپنے ہاتھوں میں دو آم پکڑے ہوئے ہیں اور ایک خوفناک قسم کی کتیا ان سے وہ آم چھیننے کی کوشش کر رہی ہے۔ آپ دوڑ رہی ہیں اور وہ کتیا متواتر آپ کا پیچھا کر رہی ہے۔ دوڑتے دوڑتے آپ ایک چمنستان میں داخل ہو جاتی ہیں اور کتیا یہ دیکھ کر واپس مڑ جاتی ہے۔

یہ خواب میری پیاری ماں نے مجھے سنایا تو میں نے اس کی تعبیر انھیں یہ بتائی کہ آموں یعنی پھلوں سے مراد بیٹے ہیں اور کتیا سے مراد وہ قادیانی مبلغہ ہے جو ہمارے گھر میں ہمیں مرزائیت کی تبلیغ کرنے آتی ہے وہ آپ کے اور آپ کے دو بیٹوں کے پیچھے زیادہ پڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ اسے اسی طرف سے زیادہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے دو بیٹوں کو اس کتیا یعنی قادیانی مبلغہ کے شر سے بچا لیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ میرے ایک بھائی کو بھی اسلام کی دولت عطا فرمائے گا۔ اس خواب کے چند ماہ بعد اللہ پاک نے اپنی رحمت کے موتی میرے ایک بھائی کی جھولی میں بھی گرا دیئے اور میری پیاری ماں کا ایمان شاہین بن کر بلندیوں کو پہنچ گیا۔

وہ وقت میں کبھی نہیں بھول سکتا جب میری اشکوں کی رم جھم ساری رات میری پیاری ماں کے سرہانے کو بھگوتی رہی اور خدا تعالیٰ سے یہ فریاد کرتی رہی کہ وہ انھیں لمبی زندگی عطا فرمائے۔ انھیں دل کا شدید اٹیک ہوا تھا اور ڈاکٹروں نے نا اُمیدی کا اظہار کیا تھا۔ ساری رات میری پیاری ماں ہسپتال میں شدت درد سے تڑپتی رہیں اور میں اکیلا اُن کے سرہانے درود و سلام کا ورد کرتا رہا اور اُن کی زندگی کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ لیکن افسوس اُن کی زندگی نے ان سے وفا نہ کی اور وہ مجھے اپنی ممتا سے محروم کر کے یونہی روتا ہوا چھوڑ گئیں۔ اور 18 جولائی بروز جمعہ 2003ء کی صبح اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

وفات سے ایک گھنٹہ قبل انہوں نے میرے پوچھنے پر دوبارہ اس بات کا اقرار کیا تھا کہ وہ قادیانی نہیں ہیں اور ساتھ یہ تاکید بھی کی تھی کہ اگر مجھے کچھ ہو جائے تو مسلمان میرا جنازہ پڑھیں اور مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ جب میں نے اپنے گھر والوں کے سامنے وصیت کا ذکر کیا تو انھوں نے یقین نہ کیا اور اپنے قبرستان میں قبر کی کھدائی کا آرڈر دے دیا۔ قادیانی پنڈت اور قادیانی رشتے دار ہمارے گھر میں اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن میں نے موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنے دوستوں اور اہلِ محلہ میں یہ اعلان کر دیا کہ میری ماں مسلمان تھیں اور ان کی یہ وصیت تھی کہ مسلمان میرا جنازہ پڑھیں۔ اس اعلان کے سننے کی دیر تھی کہ ہماری ساری گلی مسلمان مجاہدین سے بھر گئی۔ میرے دوستوں نے مزید رابطے کر کے پورے شہر کے نامور علماء کرام کو بھی اکٹھا کر لیا۔ عظیم سکالر، پروانہ ختم نبوت جناب محمد طاہر عبدالرزاق صاحب بھی پہنچ گئے۔ خطیب ختم نبوت جناب مولانا غلام حسین کلیالوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدظلہ العالی نے جنازہ پڑھایا اور میری پیاری ماں کو لاہور کے مشہور قبرستان بدھو آوا میں دفن کر دیا گیا۔ درجنوں کی تعداد میں قادیانی پاس کھڑے یہ سارا منظر دیکھتے رہے لیکن کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ جنازے کی چارپائی کو ہاتھ بھی لگا سکے۔ یا کسی بھی قسم کی کوئی مداخلت کر سکے۔

وفات کے بعد اکثر میری پیاری ماں مجھے میرے خوابوں میں نہایت خوشنما جگہوں پر ملتی ہیں۔ اور یہ حوصلہ دیتی رہتی ہیں کہ میرے لال مرتے دم تک ہمت نہ ہارنا۔ مشکلات اور پریشانیوں سے کبھی مت گھبرانا، اپنے گھر والوں اور دوسرے قادیانیوں کو دعوت و تبلیغ کرتے رہنا۔ اس سے خدا تعالیٰ اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہیں۔

اگر جہنم کا داروغہ اہل دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کل کے کل اس کی ہیبت سے مر جائیں۔ اور بقسم بیان کیا گیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو یہاں تک کہ نیچے زمین تک دھنس جائیں۔ یہ دنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ جائے مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تہ تک نہ پہنچے گی۔ اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا حالانکہ یہ پانسو برس کی راہ ہے۔ پھر اس میں مختلف طبقات و وادی اور کوئیں ہیں۔ بعض وادی ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستر مرتبہ یا زیادہ ان سے پناہ مانگتا ہے۔ یہ خود اس مقام کی حالت ہے اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا مگر کفار کی سرزنش کے لئے اور طرح طرح کے عذاب مہیا کیے۔ لوہے کے ایسے بھاری گرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن وانس جمع ہو کر اس کو اٹھا نہیں سکتے۔ اونٹ کی گردن برابر بچھو اور اللہ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے۔

(بہار شریعت)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرفان محمود برق (نومسلم، سابق قادیانی)

مرزا قادیانی ایک جعلی حکیم خطرہ جان

حق وصداقت کی شمع سے فروزاں خدا تعالیٰ کا پیغمبر تو اُس کی رضا جوئی کے تابع رہتا ہے اور تمام علوم بھی اُسی عالم الغیب سے سیکھتا ہے لیکن ابلیسی نبوت کا اُستاد شیطان ملعون اور شیطان صفت انسان بنتے ہیں۔ جھوٹا مدعی نبوت مکتب بھی جاتا ہے اپنے استادوں سے گالیاں بھی سنتا ہے اور مرغا بن کر جوتے بھی کھاتا ہے، جیسے کہ مرزا قادیانی جوان تمام عوامل سے گزر کر فرنگی کے اشارہ ابرو پر مدعی نبوت ہوا۔ مرزا قادیانی نے طب کی بعض کتابیں اپنے باپ سے پڑھیں تھیں۔ وہ اپنی کتاب "کتاب البریہ" میں لکھتا ہے۔

"میں نے فن طبابت کی چند کتابیں اپنے والد سے جو ایک نہایت حاذق طبیب تھے، پڑھیں۔" (کتاب البریہ، حاشیہ صفحہ 150)

طب جیسے حساس شعبے میں اتنی محدود معلومات کے ہوتے ہوئے مرزا قادیانی نے ستم یہ ڈھایا کہ وہ خود مسند معالجت پر آبیٹھا اور مختلف امراض کی ادویات سازی کرنے لگ گیا۔ جہلا نے سمجھا کہ شاید یہ بڑے حکیم صاحب ہیں اور غیبی خبریں رکھتے ہیں اس لئے ان کی دی ہوئی دوا ضرور اکسیر اعظم کا درجہ رکھے گی۔ چنانچہ انھوں نے یہ سوچ کر مرزا قادیانی سے مختلف امراض کی ادویات لینی شروع کر دیں۔

جب تریاق الٰہی ذلت و رسوائی بن گئی:

اسی دور میں ایک دفعہ ہندوستان میں طاعون کی وبا پھوٹی اس موقع پر مرزا قادیانی نے یہ پیشگوئی جھاڑی کہ اُسے الہام ہوا ہے کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ مرزا قادیانی کے الفاظ یوں تھے۔

"ما کان اللہ یعذبھم وانت فیھم انہ اوی القریۃ ۔ ولا الا کرام لھلک المقام" خدا ایسا نہیں ہے کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست برد اور اس تباہی سے بچائے گا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مد نظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔" (تذکرہ، صفحہ 436)

"اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تو تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔"

(دافع البلاء، صفحہ 4، 5، در روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 265، 266، از مرزا

مرزا قادیانی کی اس پیشگوئی نے پورا ہونے سے صاف انکار کر دیا اور مرزا کی مزید ذلت و رسوائی کا سبب بن گئی۔ قادیان میں طاعون کی وبا اس قدر زور سے حملہ آور ہوئی کہ قادیانیوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے گئی اور مرزا قادیانی سمیت اُس کے اُمتی چیخ اُٹھے۔

"اے خدا ہماری جماعت سے طاعون کو اٹھا لے۔"

(اخبار بدر قادیان، 4 مئی 1905ء

ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 232، در روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 233 از مرزا قادیانی

قادیان میں طاعون کی وباء پھوٹنے کی وجہ سے مرزا قادیانی کے گرد پھر مریضوں کا ہجوم لگ گیا۔ ایسی صورت میں مرزا قادیانی نے اپنی حکیمی جھاڑتے ہوئے بھنگ کا گھوٹا پی کر ایک دوائی تیار کی جسے "تریاق الٰہی" کے نام سے موسوم کیا گیا اس دوائی کی تیاری میں مرزا نے طب سے بے بہرہ وری اور حقیقت ناشناسی کا ثبوت یوں بہم پہنچایا کہ جتنی بھی دیسی انگریزی ادویات ہاتھ لگتی گئیں انھیں اکٹھا کر کے مکس کرواتا گیا اور آخر بہت سی فالتو، حرام، مکروہ، غیر ضروری اور ضرر رساں ادویات کا معجون قاتل تیار کر ڈالا۔ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی نے اس بات کا اقرار یوں کیا ہے کہ:

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے طاعون کے ایام میں ایک دوائی "تریاق الٰہی" تیار کرائی تھی۔ حضرت خلیفہ اول نے ایک بڑی تھیلی یاقوتوں کی پیش کی۔ وہ بھی سب پسوا کر اس میں ڈلوا دیئے۔ لوگ کوٹتے پیستے تھے۔ آپ اندر جا کر دوائی لاتے اور اس میں ملواتے جاتے تھے۔ کونین کا ایک بڑا ڈبہ لائے اور وہ بھی سب اسی کے اندر الٹا دیا۔ اسی طرح وائیم پی کی ایک بوتل لا کر ساری الٹ دی (مگر چند سطور بعد مرزا بشیر احمد قادیانی اس بات کا بھی اقراری ہے کہ) طبی تحقیق کرنے والوں کے لئے علیحدہ علیحدہ چھان بین بھی ضروری ہوتی ہے۔ تاکہ اشیاء کے خواص متعین ہو سکیں۔

(سیرت المہدی، حصہ سوم صفحہ 318، 319)

حکیم نور الدین کا اقرار:

جب حکیم نور الدین (خلیفہ قادیان) نے مرزا قادیانی کی یہ احمقانہ حرکت دیکھی تو بے ساختہ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے بھی کہہ ہی دیا کہ مرزا قادیانی کی یہ بنائی ہوئی دوا کسی طبی فائدے کی بجائے غیر جاندار اور بے اثر ہے ملاحظہ ہو۔

مرزا بشیر احمد قادیانی سیرت المہدی میں لکھتا ہے:

''تریاق الٰہی'' میں مرزا قادیانی نے دیسی انگریزی اتنی دوائیاں ملادیں کہ حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) فرمانے لگے کہ طبی طور پر تو اب اس مجموعہ میں کوئی جان اور اثر نہیں رہا۔ (سیرت المہدی حصہ سوم 218)

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں:

مرزا قادیانی کے بنائے ہوئے اس ضرر رساں نسخے جسے ''تریاق الٰہی'' کا اعزاز حاصل تھا لوگوں نے کثیر تعداد میں استعمال کیا۔ لیکن صحت کے ان طلب گاروں کے ساتھ مرزا قادیانی کی روحانیت اور اس کے ''تریاق الٰہی'' نے کیا سلوک کیا؟ پڑھیے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''اس جگہ (قادیان) زور طاعون کا بہت ہو رہا ہے۔ کل آٹھ آدمی مرے تھے اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔'' (مرزا قادیانی کا مکتوب محررہ 16، اپریل 1906ء)

- ''قادیان میں ابھی تک کوئی نمایاں کمی نہیں ہے۔ ابھی اس وقت جو لکھ رہا ہوں ایک ہندو بیجناتھ نام جس کا گھر گویا ہم سے دیوار بہ دیوار ہے۔ چند گھنٹہ بیمار رہ کر راہی ملک عدم ہوا۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ 116)

- ''مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔ اس طرف طاعون کا بہت زور ہے۔ ایک دو مشتبہ واردا تیں امرتسر میں بھی ہوئی ہیں چند روز ہوئے ہیں میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر اول مکتوبات نمبر 38)

- ''قادیان میں طاعون آئی اور بعض اوقات کافی سخت حملے بھی ہوئے۔ پھر خدا نے حضرت مسیح موعود کے مکان کے ارد گرد بھی طاعون کی تباہی دکھائی اور آپ کے پڑوسیوں میں کئی موتیں ہوئیں۔'' (سلسلہ احمدیہ جلد اول صفحہ 122)

یہ تھا کذابِ قادیان کی روحانیت اور ''تریاق الٰہی'' کا فیض کہ جس شخص نے طاعون کی وبا کا شکار نہیں بھی ہونا تھا اسے بھی طاعون نے پچھاڑ کر مرزا کی کذبیت اور اس کی جعلی حکمت خطرہ جان کو سب کے سامنے افشاں کر دیا۔ اور یہ ثابت کر دکھایا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرجے دے لکیاں آکھے تے گندی موت مر جاویں گا
تے جے لائی لو محمد ﷺ سوں رب دی تر جاویں گا

مرزا کی جعلی حکیمی کے مزید نمونے:

جو غذا نقصان پہنچاتی اسے زیادہ استعمال کرتا:

مرزا قادیانی کو دستوں کی بیماری تھی، جاہل سے جاہل ترنیم حکیم بھی اس بات سے آشنا ہے کہ دستوں میں دودھ کا استعمال مزید دستوں کا باعث بنتا ہے۔ لیکن جاہلیت کے عالمی گولڈ میڈلسٹ کا اعزاز متنبی قادیان کو ہی حاصل تھا کہ وہ دستوں میں بھی دودھ کا استعمال زیادہ کر دیتا تھا۔ جس سے اس پر دستوں کی مزید برسات برس پڑتی اور تقریباً سارا دن اس کالیٹرین کے چکروں میں گزرتا۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

"دودھ کا استعمال آپ اکثر رکھتے تھے اور سوتے وقت تو ایک گلاس ضرور پیتے تھے اور دن کو بھی، پچھلے دنوں میں زیادہ استعمال فرماتے تھے، کیونکہ یہ معمول ہو گیا تھا کہ ادھر دودھ پیا اور ادھر دست آ گیا۔ اس لئے بہت ضعف ہو جاتا تھا۔ اس کے دور کرنے کو دن میں تین چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا دودھ طاقت قائم کرنے کو پی لیا کرتے تھے۔"

(سیرت المہدی، حصہ دوم صفحہ 134)

قادیانیو! خصوصاً قادیانی ڈاکٹرو، حکیموں اور میڈیکل افسرو مرزے کے اس جاہلانہ عمل کی پیروی کرتے ہوئے تم پر بھی لازم ہے کہ جب تمہیں دستوں کا مرض آ گھیرے تو تم صحت کے سائنسی و طبی تمام قوانین و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فوراً دودھ کا استعمال زیادہ کر دو اور لیٹرین کو بار بار اپنے دیدار کا شرف بخشو اور اگر دست مزید ترقی کرتے جائیں تو مزید دودھ منگواتے جاؤ، پیتے جاؤ، اور ساتھ ساتھ اپنے جعلی نبی کے طبی نسخوں کو بھی داد دیتے جاؤ۔

گرمی دانوں کا علاج گرم کپڑے:

"گرمی دانے" جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ جسم پر نکلنے والے وہ ابھار جو گرمی کے باعث نمودار ہوتے ہیں۔ ساری دنیا کے ڈاکٹر و حکیم حتیٰ کہ ایک عام انسان بھی اس بات سے بخوبی آشنا ہے کہ اگر جسم پر گرمی دانے نکل آئیں تو گرم لباس سے مکمل مجتنب رہنے میں ہی دانش مندی و عافیت ہے۔ لیکن مرزائے قادیان کی عقل و حکمت کی داد دیجئے کہ شدید موسم گرما میں جب گرمی دانوں کا عذاب اس کے سارے جسم کو پوٹھوہار بناتا تو بجائے نرم و سرد لباس کے مزید گرم لباس پہن لیتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا بشیر احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

''بعض اوقات گرمی میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی پشت پر گرمی دانے نکل آتے تھے۔''

پھر مرزا قادیانی ان گرمی دانوں کا علاج کیسے کرتا، مرزا بشیر احمد قادیانی ہی لکھتا ہے کہ:

''بدن پر گرمیوں میں عموماً ململ کا کرتہ استعمال فرماتے تھے اس کے اوپر گرم صدری اور گرم کوٹ پہنتے تھے۔ پاجامہ بھی آپ کا گرم ہوتا تھا۔ نیز آپ عموماً جراب بھی پہنتے تھے۔''

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 66)

(پھر گرم پانی سے نہاتا بھی ہوگا اور دھوپ کے نیچے بیٹھ کر آٹھ دس انڈے ہڑپ کر کے کہتا ہوں گا کہ میں خاندانی حکیم ہوں۔ ناقل)

مرغا ذبح کرواکے سر پر باندھ دیا:

ایک دفعہ قادیان میں مرزا قادیانی کا ایک عزیز سخت بیمار ہوگیا۔ جس سے اس کا دماغ بھی کافی متاثر ہوا۔ مریض کے گھر والوں نے مرزا قادیانی کو بطور معالج اس کا علاج کرنے کے لئے بلوایا۔ مرزا قادیانی نے وہاں بھی اپنی جاہلیت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے اس مریض کا علاج یہ تجویز کیا کہ ایک مرغا ذبح کرواکے ویسے ہی خون میں لتھڑا ہوا اس بیچارے کے سر پر باندھ دیا۔

سیرت المہدی میں مرزا بشیر احمد قادیانی اس واقعہ کے متعلق یوں رقمطراز ہے:

''حضرت والدہ صاحبہ یعنی ام المؤمنین نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب کو سخت بخار ہوا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی۔ اور آپ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور مناسب علاج کیا۔ علاج یہ تھا کہ آپ نے مرغا ذبح کرا کے سر پر باندھا''

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 27، از مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے متعلق اس طرح کے درجنوں حوالہ جات پیش کئے جاسکتے ہیں۔ جن سے وہ جعلی معالج یا نیم حکیم تو بڑی دور کی بات ایک کم فہم انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن قادیانیوں کی مرزا قادیانی کے متعلق اندھی تقلید کی انتہا دیکھئے کہ بجائے مرزے کی ان بیہودہ اور جاہلانہ حرکات دیکھ کر اس سے عقیدت کے تمام بندھن توڑ کر اسلام کے چمنستان روح افزا میں داخل ہوتے وہ اب تک اسے ''علم الطب'' کا شہنشاہ تصور کئے ہوئے ہیں۔ قادیانیوں کا روزنامہ اخبار ''الفضل'' اپنے 21 اکتوبر 2002ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے شمارے میں لکھتا ہے:

''سیدنا و امامنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (مرزا قادیانی) نے اپنی روحانی آنکھ اور چشم بصیرت سے جہاں ''علم الادیان'' پر ایسی انقلابی روشنی ڈالی کہ دن چڑھا دیا وہاں ''علم الابدان'' یعنی میڈیکل سائنس اور طب کے سلسلہ میں بھی پوری عمر بے شمار روحانی تجربات و مشاہدات کے بعد دنیائے طب کے لئے ایسے بیش قیمت راہنما اصول رکھے جو صرف اور صرف ایک ربانی مصلح ہی کی خدا نما شخصیت سے مخصوص ہو سکتے ہیں اور دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ آج تک طب اور سائنس کے ماہر فاضلوں کا لٹریچر ان پہلوؤں کے اعتبار سے بہت حد تک خاموش ہے۔''

قادیانی اخبار ''الفضل'' یہاں جھوٹ بولنے میں اپنے گرو گھنٹال مرزا قادیانی کو بھی مات دے گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے طب کے میدان میں جو انسانیت کش اور ضرر رساں اصول مرتب کئے ہیں ان کی نظیر طب اور میڈیکل سائنس کے ماہرین میں تو کیا کسی فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے اس شخص میں بھی نہیں پائی جاتی جس کی عقل ہمہ وقت محو پرواز رہتی ہے۔

لیکن اگر باقی باتوں سے قطع نظر ایک لحہ کے لئے مرزا قادیانی کو نیم حکیم بھی تسلیم کر لیا جائے پھر بھی اسلام اور جدید سائنس مرزے کی تردید پر کمربستہ نظر آتی ہے کیونکہ نیم حکیمی کی گنجائش نہ دین اسلام میں ہے نہ ہی جدید سائنس میں ملاحظہ فرمائیں۔

جاھل معالج اسلام اور جدید سائنس کے آئینہ میں:

اولاً اسلام نے انسانیت کے لئے حفظان صحت کے ایسے اصول مرتب کئے ہیں کہ بندہ زیادہ سے زیادہ بیماریوں سے قبل از وقت بچا رہے۔ تاہم اگر کوئی بیماری حملہ آور ہو جائے تو اس کا مناسب علاج بھی پیش کیا ہے۔ طب کو باقاعدہ ایک فن کے طور پر پروان چڑھانے اور اس فن کے ماہرین پیدا کرنے میں سب سے زیادہ دخل اسلام کو حاصل ہے۔ دنیا میں سب سے پہلے ہسپتال مسلمانوں ہی نے قائم کئے اور سب سے پہلے رجسٹرڈ ڈاکٹروں اور سرجنوں کا ایک باقاعدہ نظام بھی انہی نے وضع کیا تاکہ مختلف بیماریوں کا صحیح طبی خطوط پر علاج کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں تاجدار کائنات ﷺ کا فرمان امت مسلمہ کے لئے مشعل راہ (اور امت مرزا کے لئے باعث حق شناسی) ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

''ومن تطبب ولم یعلم منه الطب قبل ذلك فهو ضامن''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"جس شخص نے علم الطب سے ناآگہی کے باوجود طب کا پیشہ اختیار کیا تو اس (کے غلط علاج، مضر اثرات) کی ذمہ داری اسی شخص پر عائد ہوگی۔"

(سنن ابن ماجہ 256)

حضور نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کا واقعہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے ان کے علاج کے لئے دو طبیب آئے۔ آپ ﷺ بھی موقعہ پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ دونوں میں سے جس کا تجربہ زیادہ ہے وہ علاج کرے۔ چنانچہ ان دونوں میں سے جس طبیب کا علم طب پر عبور اور تجربہ زیادہ تھا۔ اس نے اس صحابی رسول کا علاج کیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

"یکما اطب من تطبب وھو لا یعرف طبا فھو ضامن"

"اگر کسی نیم حکیم کی وجہ سے کوئی مر گیا تو اس کی موت کا ذمہ دار وہ ڈاکٹر اور حکیم ہوگا۔"

(ابوداؤد کتاب الطب)

اس فرمان نے جہاں لوگوں کو طب میں تخصیص کے لئے مہمیز دی وہاں اسلام کی اولین صدیوں میں ہی جعل سازوں سے بچنے کے لئے میڈیکل کا ایک باقاعدہ امتحانی نظام وضع کرنے میں بھی مدد ملی یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں بڑے بڑے ماہرین طب اور سرجن پیدا ہوئے۔

دنیا میں سب سے پہلے ڈاکٹروں اور طبیبوں کے لئے امتحانات اور رجسٹریشن کا باقاعدہ نظام عباسی خلافت کے دور میں 931ء میں بغداد میں وضع ہوا جسے جلد ہی پورے عالم اسلام میں نافذ کر دیا گیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ ایک جعلی حکیم کے ناقص علاج سے ایک مریض کی جان چلی گئی۔ اس حادثے کی اطلاع حکومت کو پہنچی تو تحقیقات کا حکم ہوا۔ پتہ یہ چلا کہ اس عطائی طبیب نے میڈیکل کی مروجہ تمام کتب کا مطالعہ نہیں کیا تھا۔ اور چند ایک کتابوں کو پڑھ لینے کے بعد مطب (Clinic) کھول کر بیٹھ گیا تھا۔

اس حادثے کے فوری بعد حکومت کی طرف سے معالجین کی باقاعدہ رجسٹریشن کے لئے ایک بورڈ بنایا گیا۔ جس کی سربراہی اپنے وقت کے عظیم طبیب سنان بن ثابت کے ذمہ ہوئی۔ اس بورڈ نے سب سے پہلے صرف بغداد شہر کے اطباء کو شمار کیا تو پتہ چلا کہ شہر بھر میں کل 1000 طبیب ہیں۔ تمام اطباء کا باقاعدہ تحریری امتحان اور انٹرویو لیا گیا۔ ایک ہزار میں سے 700 معالج پاس ہوئے۔ چنانچہ رجسٹریشن کے بعد انھیں پریکٹس کی اجازت دے دی گئی۔ اور ناکام ہو جانے والے 300 اطباء کو پریکٹس کرنے سے روک دیا گیا۔

61ھ کے مشہور طبیب ابن سہیل بغدادی نے اپنی مشہور کتاب "مختارات" میں مسند معالجت پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیٹھنے کے لئے چند ضروری شرائط رقم کیں ہیں۔ اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی میں ان رقم کردہ شرائط میں سے ایک شرط بھی نہیں پائی جاتی۔ ابن سہیل بغدادی لکھتے ہیں کہ:

"اس معالج پر اعتماد کیا جانا چاہئے جس نے علم کی تحصیل اپنے وقت کے بڑے بڑے اساتذہ فن سے کی ہو اور عملی مشق و تجربہ کے لئے ایک مدت دراز تک ماہرین کی خدمت میں رہا ہو اور ان کی نگرانی میں مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ کیا ہو اور ان بزرگوں سے سند مہارت حاصل کی ہو۔ تب جا کر بیماریوں کی طرف رجوع کرے۔"

اسلام اور مسلمان اطباء کی ان ہدایات سے آج عالمی ادارہ صحت (World Health Organization) W.H.O کی تنظیم بھی متفق ہے اور قانوناً مطالبہ کرتی ہے کہ تمام عطائیوں (Quacks) کی پریکٹس کو مسدود کر دیا جائے۔

(Preventive and social Medicine, By Dr. Seal P 160)

یورپ میں عطائیت کے خاتمے کے لئے سب سے پہلا قانون 1861ء میں معرض وجود میں آیا۔ اس کی رو سے ہر وہ شخص جو علاج معالجے کا دعویدار ہے لیکن اس کے پاس کسی مستند محکمے، کالج یا انسٹی ٹیوٹ کی سند یا اجازت نہیں تو قانوناً ایسے شخص کو پریکٹس کرنے کی قطعی اجازت نہیں اور اگر ایسے معالج سے کسی مریض کو نقصان پہنچا تو اس کا تاوان معالج کو ادا کرنا پڑے گا۔

قادیانیو! سوچو کہ اگر مرزا قادیانی آج اس دور میں زندہ ہوتا تو یقیناً ایک مجرم کی حیثیت سے اس پر مقدمہ چلتا اور وہ جعل سازی کرنے اور لوگوں کو موت کے گھوڑے پر سوار کرنے کے جرم میں پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا جاتا۔ پھر تم کف افسوس ہی ملتے رہ جاتے کہ کاش ہمارا نبی طب و حکمت کے میدان میں قدم نہ رکھتا تو شاید پھانسی کے پھندے سے بچ جاتا اور یہ ذلت و رسوائی دیکھنا نصیب نہ ہوتی۔

پہلے غازیٔ ختم نبوّت:

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانۂ حیات میں یمن وغیرہ کے نگران حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے، اَسوَد عنسی نے دعویٔ نبوّت کیا اور اپنا جتھہ بنالیا، حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے اَسوَد عنسی کو قتل کیا، اس لحاظ سے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ پہلے غازیٔ ختمِ نبوّت ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari